Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۹۴۲

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۵۹۳

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰	۱۵ جمادی الاول ۱۳۹۶ھ ۔ ۱۵ ہجرت ۱۳۵۵ ہش ۔ ۱۵ مئی ۱۹۷۶ء		نمبر ۱۱۰

اموال کی قربانی کے میدان میں بھی جماعت احمدیہ کا قدم خدا کے فضل سے آگے ہی آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے

جماعت نے ۷۶-۱۹۷۵ء میں اس سے پہلے سال کی نسبت بیس فیصد سے بھی زیادہ مالی قربانی پیش کی ہے

ہم پر خدا تعالیٰ کے جو فضل نازل ہو رہے ہیں وہ دلیل ہیں اس امر کی کہ ہماری قربانیاں اس کی نگاہ میں مقبول ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایمان افروز خطبہ جمعہ کا ملخص

ربوہ ۱۴ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج اپنے نہایت درجہ ایمان افروز خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ میرا دل اس امر پر اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کے پیار سے معمور ہے کہ جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے جہاں قربانی اور ایثار کے دیگر میدانوں میں ترقی کرنے کی توفیق بخشی ہے وہاں اس کا قدم اموال کی قربانی میں بھی آگے ہی آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے چنانچہ جماعت احمدیہ مبائعین خلافت کا جو مالی سال حال ہی میں ختم ہوا ہے اس میں اسے اس سے پہلے سال کی نسبت بیس فیصد سے بھی زیادہ مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق حاصل ہوئی ہے اور پھر یہ حقیر قربانیاں اس کی نگاہ میں مقبول بھی ہیں کیونکہ ان کے نتیجہ میں اس کی برکتیں اور رحمتیں موسلا دھار بارش کی طرح جماعت پر نازل ہو رہی ہیں جو زبردست دلیل ہیں اس امر کی کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں غلبۂ اسلام کے لئے مہدی معہود کے ذریعہ جو جماعت قائم کی ہے وہ یقیناً حق و صداقت پر قائم ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج جامع مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل جو خطبہ حضور نے ارشاد فرمایا اس کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

حضور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ مبائعین خلافت کا مالی سال یوں تو ۳۰ اپریل کو ختم ہوتا ہے لیکن چونکہ بہت سے دوست اپنی ماہانہ آمد یا تنخواہیں ماہ مئی کے ابتدائی ایام میں وصول کرتے ہیں اس لئے یہ جماعت کی روایت چلی آتی ہے کہ جہاں تک اس کی آمد کا سوال ہے اس کا مالی سال ۱۰ مئی کو ختم ہوتا ہے اور اس تاریخ تک جو رقوم وصول ہوتی ہیں وہ سالِ گذشتہ میں شمار ہوتی ہیں۔

حضور نے فرمایا آج سے ڈیڑھ دو ماہ قبل تک آمد کے لحاظ سے صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ میں خاصی کمی تھی چنانچہ میں نے دوستوں کو اس کی طرف توجہ بھی دلائی تھی اور یہ بھی بتایا تھا کہ گو ناظر صاحب بیت المال (آمد) کو اس سلسلے میں فکر اور تشویش ہے لیکن مجھے کوئی فکر اور تشویش نہیں ہے کیونکہ میں جانتا ہوں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس قوتِ قدسی کے نتیجہ میں جس کا پھیلاؤ قیامت تک ممتد ہے مہدی موعود کی جو جماعت اس زمانہ میں غلبۂ اسلام کیلئے قائم کی گئی ہے اس کے لئے پیچھے ہٹنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس کا قدم تو بہرحال آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا۔ چنانچہ آج اس امر پر میرا دل اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کے پیار سے معمور ہے کہ جب ۱۰ مئی ۷۶ء کو صدر انجمن احمدیہ کی آمد کا اس سے پہلے سال کی آمد سے مقابلہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ ۷۵-۱۹۷۴ء کے مقابلہ میں ۷۶-۱۹۷۵ء میں بیس فیصد سے بھی زیادہ آمد ہوئی ہے! یہ ہے مخلصین جماعت کا وہ نمونہ جو انہوں نے قربانی اور ایثار کے دیگر میدانوں کی طرح مالی قربانی کے میدان میں بھی پیش کیا، الحمد للہ علیٰ ذالک۔

حضور نے فرمایا ہماری جماعت خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے جو قربانیاں پیش کر رہی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں مقبول بھی ہیں کیونکہ ان کے نتیجہ میں ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ پہلے سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ کے فضل چاروں طرف سے موسلا دھار بارش کی طرح ایسے رنگ میں نازل ہو رہے کہ کوئی دین دار دماغ اس سے انکار نہیں کر سکتا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ پاکستان میں بھی اور پاکستان سے باہر بھی افریقہ امریکہ اور یورپ میں جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے ترقی کر رہی ہے اور متعدد نئی مساجد تعمیر ہو رہی ہیں۔ چنانچہ گوٹن برگ (سویڈن) میں میں نے جس مسجد کی بنیاد رکھی تھی وہ اب قریباً مکمل ہونے والی ہے۔ مساجد کے ذکر میں حضور نے ضمناً بتایا کہ اصل مساجد وہ ہوتی ہیں جن میں مسجد کی حقیقی رُوح کار فرما ہو اور مسجد کی رُوح منبر و محراب اور گنبد وغیرہ نہیں ہیں بلکہ تقویٰ ہے یہی وجہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں جس مسجد کی بنیاد رکھی اور جس میں آپؐ عمر بھر نماز پڑھتے رہے گو اس میں نہ محراب تھی نہ گنبد اور مینار بایں ہمہ اسے وہ تقدیس حاصل ہے جس کا مقابلہ دنیا کی اور کوئی مسجد نہیں کر سکتی۔

حضور نے اللہ تعالیٰ کے اس فضل کا بھی ذکر فرمایا کہ ملک کے اندر بھی اور بیرونی ممالک میں بھی حقیقت کو معلوم کرنے کی ایک عام جستجو پیدا ہو گئی ہے جس کے نتیجہ میں بکثرت لوگوں پر حقیقت حال واضح ہو رہی ہے اور وہ حق کو قبول (باقی ملا پر)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۵ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

کل ضعف کی کچھ تکلیف رہی

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

گھبراہٹ اور ضعف کی تکلیف رہی

احبابِ جماعت خاص توجہ اور نہایت درد و الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے نہایت درجہ مبارک اور قیمتی وجود کو تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ ہجرت ۱۳۵۵ہش
۱۵ مئی ۱۹۷۶ء

ایک انذار اور ایک خوشخبری

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جہاں یہ فرمایا ہے کہ اُس نے قرآن مجید کو اپنے رسولؐ پر اس لئے اُتارا ہے کہ وہ تمام جہانوں کو ہوشیار کرنے اور انہیں راہِ ہدایت کی طرف لانے کا عظیم الشان کام سرانجام دے وہاں ساتھ ہی اُس نے اِس امر کا بطور خاص ذکر کیا ہے کہ وہ خود (یعنی اللہ تعالیٰ) زمین کا اور آسمانوں کا خالق و مالک ہے۔ اِس طرح اُس نے یہ باور کرایا ہے کہ زمین پر اور آسمانوں میں اصل بادشاہت اُسی کو حاصل ہے۔ یہ کائنات اور اس کا ذرّہ ذرّہ اُس کے قبضہ و تصرّف میں ہے، وہ جو چاہے اس میں انقلاب لا سکتا ہے اور کوئی اسے اس انقلاب کے لانے سے روک نہیں سکتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے افضل الرسل خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور قرآن مجید کے نزول کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرَا ۙ الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ...... الخ

(الفرقان آیات ۲، ۳)

ترجمہ:۔ وہ ذات بڑی برکت والی ہے جس نے فرقان اپنے بندے پر اُتارا ہے تاکہ وہ سب جہانوں کے لئے ہوشیار کرنے والا بنے (اس قرآن کو اُتارنے والی) وہ ذات ہے جس کے قبضہ میں آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور قرآن مجید کے نزول اور ان کی غرض و غایت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت کے اپنے قبضہ میں ہونے کا بطور خاص کیوں ذکر کیا ہے؟ اس کی ایک وجہ تو ظاہر و باہر ہے کہ اس طرح اللہ تعالیٰ نے یہ باور کرایا ہے کہ آسمانوں اور زمین کا اصل اور حقیقی بادشاہ ہونے کے باعث اسے ہر قدرت اور طاقت حاصل ہے وہ ایک دن بعثتِ رسول اکرمؐ اور نزولِ قرآن کے اس مقصد کو پورا کر دکھائے گا یعنی روئے زمین کے تمام انسان دینِ واحد (اسلام) کے طفیل ایک ہی مرکز پر آجمع ہوں گے اور کوئی ان کے اِس طرح اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ایک ہی مرکز پر آجمع ہونے کو روک نہیں سکے گا۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِس بدیہی وجہ کے علاوہ ایک اور وجہ بھی بیان فرمائی ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اَلَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فرما کر یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ جب تمام بنی نوع انسان کو اسلام کے ذریعہ ایک نقطۂ مرکزی پر جمع کرنے کی کوشش کی جائے گی تو دنیوی بادشاہتیں اور ان کے زیرِ اثر اُن کے باشندے اس کی شدید مخالفت کریں گے لیکن خدا تعالیٰ جس کے قبضہ میں آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے اِس مخالفت کو بے اثر اور بالآخر کالعدم کر کے رکھ دے گا اور دنیا کو اُس وقت تک نہیں چھوڑے گا جب تک کہ اسلام کے ساری دنیا میں غالب آنے سے تمام بنی نوع انسان ایک نقطۂ مرکزی پر آجمع نہ ہوں گے۔ حضورؓ نے واضح فرمایا ہے کہ اَلَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فرما کر اللہ تعالیٰ نے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے والے مسلمانوں کو ایک خوشخبری دی ہے اور ان کے مخالفوں کو ان کے انجام سے ڈرایا ہے۔ چنانچہ آپ نے سورۃ الفرقان کی ابتدائی آیات کی تفسیر کرتے ہوئے غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم کے ناگزیر نتیجہ کا بھی ذکر فرمایا اور اِس ضمن میں رقم فرمایا:۔

"دنیا کے تمام مذاہب پر تبلیغی حملہ کرنے کے نتیجہ میں چونکہ لازمی طور پر مخالفت کا ایک طوفان امنڈ آنا تھا اِس لئے اللہ تعالیٰ نے لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کہہ کر مخالفوں کو بتا دیا کہ دیکھو تم اپنی طاقت پر گھمنڈ مت کرو۔ بے شک تمہارے ساتھ بڑے بڑے جتھے ہیں، بڑے بڑے ملک تمہارے ساتھ ہیں، بڑی بڑی حکومتیں تمہاری تائید میں ہیں لیکن آسمانوں اور زمین کی اصل حکومت خدا تعالیٰ کے قبضہ و تصرف میں ہے۔ تمہارے پاس تو یہ حکومتیں محض ایک امانت کے طور پر ہیں اس لئے اگر تم نے اِس امانت میں خیانت کی اور ہمارے اِس پیغام کو ٹھکرا دیا تو یاد رکھو کہ زمین و آسمان کا خدا تمہارے اِس انکار کو دیکھ کر خاموش نہیں رہے گا بلکہ اُس کی غیرت بھڑکے گی اور وہ تمہیں اس کی سزا دے گا۔ اور پھر اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے قرآن اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں کو لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کہہ کر یہ خوشخبری بھی دی کہ ان کفار کے مظالم سے پریشان نہ ہونا بے شک یہ تمہیں اپنے وطنوں سے بے وطن کر دیں گے، تمہاری جائیدادیں چھین لیں گے، تمہارے مال اور املاک کو اپنے قبضہ میں لے لیں گے، مگر تمہاری یہ قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی بلکہ زمین و آسمان کا خدا تمہیں تخت و تاج کا وارث بنا دے گا اور اِس طرح ساری دنیا پر ثابت ہو جائیگا کہ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ خدا تعالیٰ کے قبضہ و تصرّف میں ہی ہے جس نے اس عالمگیر انذار سے فائدہ اُٹھانے والوں کو بادشاہ بنا دیا اور بادشاہوں کو اُن کے انکار کی سزا میں گدا بنا دیا!"

(تفسیر کبیر جلد ہفتم حصہ دوم صفحہ ۲)

اللہ تعالیٰ کی یہ قدیمی سنّت ہے کہ جب بھی وہ اپنے کسی مامور کو مبعوث فرماتا ہے اور صداقت کو دنیا میں پھیلانے اور غالب کرنے کا عظیم الشان کام اس کے سپرد کرتا ہے تو وہ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کا اعلان کرتا ہے اور دنیا پر اِس حقیقت کو ضرور آشکار فرماتا ہے کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اس کے قبضہ و تصرّف میں ہے۔ اِس میں مخالفینِ حق کے لئے انذار اور اہلِ حق کے لئے خوشخبری مضمر ہوتی ہے۔

اہلِ حق کی مخالفت کی جاتی ہے اور ضرور کی جاتی ہے اور بڑی شدّومد سے کی جاتی ہے۔ قوموں کی قومیں حق کو مٹانے کے لئے آپس میں اتحاد کر لیتی ہیں اور حق کو مٹانے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتیں لیکن اللہ تعالیٰ حق اور اہلِ حق کو غالب کر کے ثابت کر دکھاتا ہے کہ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اُس کے اپنے قبضہ و تصرّف میں ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جس کا وہ ارادہ کرے وہ ہو کر رہتا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اُس کے عملی ظہور کو روک نہیں سکتی۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ اُولیٰ کے وقت ایسا ہی ہوا۔ سارا عرب آپ کی مخالفت میں اکٹھا ہو گیا اور انہوں نے اسلام کو مٹانے میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ بیرونی طاقتوں نے بھی ان کا ساتھ دیا۔ قیصر و کسریٰ نے بھی اپنی طاقت کے گھمنڈ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے مشن میں ناکام کرنے کا منصوبہ بنایا لیکن خدا تعالیٰ نے لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کا بار بار اعلان کر کے ان مخالف طاقتوں کو ان کے عبرتناک انجام سے ڈرایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ پر ایمان لانے والوں کو کامیابی کی بشارتوں سے نوازا۔ چنانچہ یہ انذار اور یہ بشارتیں ایک ساتھ پوری ہوئیں۔ باطل مٹتا اور حق غالب آتا چلا گیا اور اسلام اُس وقت کی معلومہ دنیا میں غالب آکر رہا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ ثانیہ کے موجودہ زمانہ میں بھی جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بموجب آنحضورؐ کے ایک عظیم روحانی فرزند کے ذریعہ ظہور میں آئی ہے خدا تعالیٰ نے اطراف و جوانبِ عالم میں غلبۂ اسلام کے آثار ظاہر کر کے لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کا ثبوت دیتا چلا آ رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام تمام ادیان کے مقابلہ میں غالب آتا چلا جا رہا ہے اور وہ وقت دُور نہیں ہے جب دنیا کی تمام قومیں دینِ واحد پر آجمع ہوں گی۔ اُس وقت ایک ہی پیشوا ہوگا یعنی وہی نبیوں کا سردار محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک ہی مذہب ہوگا یعنی اسلام۔ سب ملّتیں اور اُن کے ادیان مٹ جائیں گے مگر اسلام اور امّتِ مُسلمہ کبھی نہ مٹے گی اور دینِ واحد اور امّتِ واحدہ کی شکل میں قیامت تک قائم رہے گی اِس لئے کہ یہی اس خدا کا فیصلہ ہے مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جس کے قبضہ و تصرّف میں ہے ۞

درخواستِ دُعا

محترم بابو (حاجی) برکت اللہ صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر دارالرحمت شرقی ربوہ کچھ عرصہ سے بعارضہ یرقان بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قبولیت دُعا کی شرائط

مکرم عبدالشکور صاحب باجوہ متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

آج مصائب و آلام میں گھرے ہوئے انسان کو اگر یہ کہا جائے کہ تم دعا کرو تمہارے مصائب و آلام کے بادل چھٹ جائیں گے تو وہ جواب دیتا ہے کہ دعا تو میری قبول نہیں ہوتی۔ کرنے کا کیا فائدہ؟ ایسے انسان سے ہمدردی اور خلوص کا تقاضا یہ ہے کہ اسے بتایا جائے کہ جس طرح مادی دنیا میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے کچھ شرائط ہیں اور ان شرائط کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے اسی طرح سے اس غلط تصور کو جڑ سے اکھیڑا جائے اور پھر قبولیت دعا کی تمام شرائط بوضاحت بتا کر ان کے دل میں دعا پر یقین پیدا کیا جائے۔ وہ شرائط جو قبولیت دعا کے لئے بنیادی حیثیت رکھتی ہیں یہ ہیں:-

۱۔ خدا تعالیٰ کو مجیب الدعوات اور قادر سمجھنا۔

پہلی اور بنیادی بات یہ ہے کہ خدا کے متعلق سو فیصد یقین ہو کہ وہ مجیب الدعوات اور قادر ہے یعنی عاجز بندے کی آہ و زاری کو سنتا ہے اور پھر مطلوبہ مراد دینے پر قدرت رکھتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کی زبانی بت پرستوں اور مشرکوں سے پوچھا کہ

هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ (شعراء آیت ۷۳)

یعنی جب تم اپنے معبودان باطلہ کو پکارتے ہو تو کیا وہ تمہاری پکار کو سنتے ہیں؟ پھر کہا:-

هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ۔ (الشعراء آیت ۹۲)

کہ کیا وہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں جب تم اپنے دشمن کے خلاف ان سے مدد طلب کرتے ہو۔ فرمایا وہ بت جن کی اپنی حیثیت صرف اتنی ہی ہے کہ اگر کوئی مکھی ان سے کوئی چیز چھین کر لے جائے تو وہ اس چیز کو اس مکھی سے واپس نہیں لے سکتے وہ تمہاری مدد تمہارے دشمن کے خلاف کیا کریں گے؟ اس کے مقابل پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں وہ خدا ہوں جو اپنے بندوں کی التجاؤں اور آہ و زاری کو سنتا ہوں۔ فرمایا

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ۔ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِیْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ۔ (البقرہ آیت ۱۸۷)

پس اے رسول! جب میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں کہ خدا کے وجود پر دلیل کیا ہے تو اس کا یہ جواب ہے کہ میں بہت نزدیک ہوں یعنی مجھ پر دلائل کی حاجت نہیں میرا وجود نہایت سہل طریق سے سمجھ آ سکتا ہے اور نہایت آسانی سے میری ہستی پر دلیل مل سکتی ہے اور وہ دلیل یہ ہے کہ جب کوئی دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی سنتا ہوں اور اسکو کامیابی کی بشارت دیتا ہوں جس سے نہ صرف میری ہستی پر یقین آتا ہے بلکہ میرا قادر ہونا بھی پایہ یقین پہنچتا ہے۔ لیکن چاہیئے کہ لوگ ایسی حالت تقوے اور خدا ترسی کی پیدا کریں کہ میں ان کی آواز سنوں اور نیز چاہیئے کہ وہ مجھ پر ایمان لاویں اور قبل اسکے جو ان کو معرفت تامہ ملے اس بات کا اقرار کریں کہ خدا موجود ہے اور تمام طاقتیں اور قدرتیں رکھتا ہے۔ کیونکہ جو شخص ایمان لاتا ہے اسکو عرفان دیا جاتا ہے۔

اس میں خدا تعالیٰ نے زبردست ثبوت اس بات کا دیا ہے کہ وہ اپنے بندوں کی پکار کو سنتا ہے اور انہیں بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا مگر اس کے برعکس بتوں اور معبودان باطلہ کے متعلق فرمایا کہ نہ تو وہ کسی کی آہ و زاری کو سننے کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ ہی کسی کی مدد کر سکتے ہیں خدا تعالیٰ مجیب الدعوات ہے یہ بات واضح ہو جانے کے بعد خدا تعالیٰ نے اپنے قادر ہونے کا ثبوت بھی دیا ہے۔ حضرت زکریاؑ جب بوڑھے ہو گئے اور ان کی بیوی بانجھ تھی اور اولاد نہیں تھی۔ انسانی فطری خواہش کے تحت خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اے خدا میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے۔ مگر اولاد کی بھی خواہش ہے۔ بظاہر نا ممکن نظر آتا ہے کیا تیرے نزدیک میری یہ خواہش پوری ہو سکتی ہے؟ جب حضرت زکریاؑ نے یہ دعا خدا تعالیٰ کے حضور کی تو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ گو تو بوڑھا اور تیری بیوی بانجھ ہے اس کے باوجود میری قدرت میں ہے کہ تیرے ہاں اولاد پیدا کر دوں۔ جب حضرت زکریاؑ نے خدا کے یہ الفاظ سنے تو عرض کیا کہ اے خداوند کیسے؟ میں تو بوڑھا ہوں اور تیری بیوی بانجھ ہے میرے ہاں اولاد کیسے ہو سکتی ہے۔ اس پر خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ:-

كَذٰلِكَ۔ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَیَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا۔

(مریم آیت ۱۰)

یعنی اے زکریا تیری بات بھی صحیح ہے کیونکہ جہاں تک ظاہری اسباب کا تعلق ہے تیرے ہاں اولاد پیدا ہونا مشکل ہے کیونکہ تو بوڑھا ہے اور تیری بیوی بانجھ ہے۔ مگر میں تجھے کہتا ہوں کہ میرے لئے ایسی حالت میں بھی تیرے ہاں اولاد پیدا کرنا آسان ہے اور تیرے دل کی تسلی کے لئے میں یہ کہتا ہوں کہ اس سے پہلے میں نے تجھے پیدا کیا حالانکہ تو کچھ بھی نہیں تھا۔ اگر میں تجھے نیست سے ہست میں لانے کی طاقت رکھتا ہوں تو تیرے ہاں باوجود مخالف حالات کے بیٹا کیوں نہیں پیدا کر سکتا۔

پس خدا تعالیٰ نے اپنے اس وعدہ کو یوں پورا فرمایا کہ حضرت زکریاؑ کو حضرت یحییٰؑ عطا فرمائے اور فرمایا کہ:-

يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ۨ اسْمُهٗ يَحْيٰى

کہ اے زکریا! ہم تجھے ایک بیٹے یحییٰ کی بشارت دیتے ہیں اور فرمایا کہ وہ غیر معمولی شان کا انسان ہوگا۔ اس سے پہلے اس کا کوئی ہمنام نہیں ہوا۔

اس کے بعد حضرت مریمؑ کے ہاں بغیر خاوند بیٹا خدا نے پیدا کیا اور اس بات کا ثبوت دیا کہ خدا جو چاہتا ہے اسے کرنے کی قدرت رکھتا ہے

حضرت مریمؑ کو بذریعہ وحی جب یہ بتایا کہ میں تیرے ہاں بیٹا پیدا کرنا چاہتا ہوں تو حضرت مریمؑ کو عجیب سا محسوس ہوا کہ مجھے کسی بشر نے تو چھوا تک نہیں میرے ہاں بیٹا کیسے پیدا ہو سکتا ہے۔

لَمْ يَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا۔

(مریم آیت ۲۱)

اس پر خدا نے فرمایا

كَذٰلِكِ۔ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَیَّ هَيِّنٌ۔ وَلِنَجْعَلَهٗۤ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا

(مریم آیت ۲۲)

یعنی اے مریم ظاہری حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے تیری بات بھی اپنی جگہ درست ہے۔ مگر میں تجھے کہتا ہوں کہ ایسے حالات کے باوجود بھی میرے لئے آسان ہے کہ میں تیرے ہاں بیٹا پیدا کروں اور ہم ایسا اس لئے کریں گے تاکہ لوگوں کے لئے اس بیٹے کو ایک نشان بنائیں اور یہ بیٹا ہماری طرف سے رحمت کا نشان ہوگا اور اے مریم تجھے کان کھول کر سن لینا چاہیئے کہ زمین و آسمان اپنی جگہ سے ٹل سکتے ہیں مگر تیرے متعلق خدا کا فیصلہ نہیں بدل سکتا یہ ہو کر رہے گا اور تیرے ہاں ان مخالف حالات کے باوجود بیٹا پیدا ہوگا۔ خدائی وعدہ اور بشارت کے تحت حضرت عیسیٰؑ جن کو کہ آج کل ہم عیسائی خدا کا بیٹا قرار دیتے ہیں خدا کی قدرت کے تحت پیدا ہوئے ان دونوں واقعات سے ہی ایک عقلمند انسان کی تسلی ہو جاتی ہے کہ خدا واقعی قادر ہے

فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ

(بروج آیت ۱۷)

۲۔ دوسری شرط جو قبولیت دعا کے لئے لازمی ہے نیک اعمال ہیں۔

خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بار بار اعمال صالحہ بجا لانے کی تاکید کی ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ تمہارے مدنظر خدا کی ذات اور خدا کی رضا ہونی چاہیئے۔ پس ہر وہ کام کرو جس میں خدا کی رضا ہو۔ پھر تمہاری آہ و زاری کے سنے جانے میں کوئی شک نہیں۔

۳۔ تیسری شرط یہ ہے کہ جو بھی خدا سے مانگو مضطرب قلق اور نہایت عاجزی و انکساری سے مانگو۔ خدا کے سوا اور کوئی معبود نہ ہو جب تم انتہائی مضطربانہ حالت اختیار کرو گے اور خدا کے سوا کوئی سہارا تمہیں نظر نہیں آئے گا۔ اس وقت خدا تمہاری دعا سنے گا۔ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:-

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ -
(نمل آیت ۶۳)

جب کوئی شخص انتہائی اضطراب کی حالت میں ہوتا ہے اس وقت اس کی آہ و زاری کو کون سنتا ہے۔ اور اس مضطرب اور پریشان انسان کی اس مصیبت کو دور کون کرتا ہے گویا کہ دوسرے الفاظ میں دعا اسی وقت سنی جاتی ہے جب کوئی انتہائی اضطراب کا اظہار کرے اور باقی تمام سہاروں کو چھوڑ کر صرف خدا کا ہی سہارا لے جب تک توبۃ النصوح والی اضطراری کیفیت نہ ہو دعا کیسے سنی جا سکتی ہے۔ جب بھی الٰہی سلسلوں پر مشکل اور مصیبت کی گھڑی آئی اور اضطراب کی کیفیت پیدا ہوئی خدا نے ان کی مدد کی۔ پس اضطراب اور قلق ضروری ہے اس کے بغیر دعا کی قبولیت کی امید نہیں کی جا سکتی۔

۴۔ چوتھی شرط تقویٰ ہے متقی انسان ہی اس قابل ہو سکتا ہے کہ خدا اس کی دعاؤں کو سنے جیسے خدا تعالیٰ فرماتا ہے

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ (بقرہ آیت ۱۹۵)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ
(آل عمران ع: آیت ۱۰۳)

یہ نہیں کہ ایک انسان فاجر اور فاسق ہو اور خدا کو ناراض کر کے پھر اس سے اپنے مقصد میں کامیابی بھی حاصل کرتا ہے چونکہ کامیابی کا اصل منبع خدا کی ذات ہے۔ اسلئے کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہیئے جو اس کو ناراض کرنیوالا ہو۔ پس تقوےٰ کی باریک راہوں پر چلنا انتہائی ضروری ہے۔

۵۔ استقلال

اوپر کی شرائط کے ساتھ ایک بنیادی شرط یہ بھی ہے کہ انسان دعا کرتے کرتے اکتا نہ جائے بلکہ دعا کرتا چلا جائے اور اس یقین کے ساتھ کہ خدا کے سوا اور کسی نے نہیں سننی خدا سے دعا کرتا چلا جائے ایک وقت آئے گا کہ مایوسی اور ناامیدی یقین اور امید میں بدل جائے گی اور اس کوشش اور استقلال کے شیریں پھل دعا کرنے والے کو حاصل ہوں گے۔

ایک بزرگ کا واقعہ ہے کہ انہیں دعا کرتے کرتے تیس سال گزر گئے جب قبولیت کے ایام بالکل قریب آ گئے تو ان قریبی ایام میں یہاں تک حالت ہو گئی کہ خدا کی طرف سے یہ آواز آنی شروع ہو گئی کہ تیری دعا قبول نہیں ہوگی مگر وہ بزرگ پھر بھی دعا کرتے چلے گئے۔ ان کے ایک دوست ان کو ملنے آئے اور ہر رات کو وہ بھی یہ آواز سننے لگے کہ تیری دعا قبول نہیں ہوگی۔ جب تیسرا دن ہوا تو اس بزرگ کے دوست کہنے لگے کہ جب خدا نے خود کہہ دیا ہے کہ تیری دعا قبول نہیں ہوگی تو پھر دعا کیوں کرتے ہو۔ اس پر انہوں نے جواب دیا آپ کو تو صرف تین دن ہوئے ہیں یہ آواز سنتے ہوئے مجھے تیس سال ہو گئے ہیں۔ شاید وہی گھڑی ان کی قبولیت کی گھڑی تھی۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ اس گھڑی خدا کی طرف سے یہ آواز آ گئی کہ تجھے مبارک ہو! کہ تیری تیس سالہ دعاؤں کو آج شرف قبولیت بخشا جاتا ہے یہ آواز سنتے ہی وہ بزرگ خدا کے حضور سجدہ ریز ہوتے اور اس قبولیت کا پھل چکھنے کے بعد خدا کا شکر ادا کیا اور آئندہ آنے والی نسلوں کو یہ سبق دے گئے کہ دعا میں استقلال بھی ایک شرط ہے اور استقلال کا شیریں پھل انسان کو مل ہی جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"کمال استقامت یہ ہے کہ چاروں طرف بلاؤں کو محیط دیکھیں اور خدا کی راہ میں جان اور عزت اور آبرو کو معرض خطر میں پاویں اور کوئی تسلی دینے والی بات موجود نہ ہو۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ بھی امتحان کے طور پر تسلی دینے والے کشف یا خواب یا الہام کو بند کر دے اور ہولناک خوفوں میں چھوڑ دے اس وقت نامردی نہ دکھلاویں اور بزدلوں کی طرح پیچھے نہ ہٹیں اور وفاداری کی صفت میں کوئی خلل پیدا نہ کریں صدق اور ثبات میں کوئی رخنہ نہ ڈالیں۔ ذلت پر خوش ہو جائیں۔ موت پر راضی ہو جائیں اور ثابت قدمی کے لئے کسی دوست کا انتظار نہ کریں کہ وہ سہارا دے نہ اس وقت خدا کی بشارتوں کے طالب ہوں کہ وقت نازک ہے اور باوجود سراسر بے کس اور کمزور ہونے کے اور کسی تسلی کے نہ ملنے کے سیدھے کھڑے ہو جائیں اور ہرچہ بادا باد کہہ کر گردن آگے رکھ دیں اور قضا و قدر کے آگے دم نہ ماریں اور ہرگز بیقراری اور جزع فزع نہ دکھلاویں جب تک کہ آزمائش کا حق پورا ہو جائے یہی استقامت ہے جس سے خدا ملتا ہے"
(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۵۵)

پس قبولیت دعا کے لئے یہ پانچ شرائط ہیں ان پر عمل کئے بغیر اگر کوئی قبولیت دعا سے ناامید ہو جائے تو یہ اس کی غلطی ہے۔

خدا ہمیں توفیق عطا فرمائے اور ہم ان شرائط پر عمل پیرا ہو کر خدا کی رضا کی جنتوں میں داخل ہو سکیں۔

میری والدہ مرحومہ

(مکرمہ امۃ اللطیف صاحبہ طاہرہ لاہور)

میری والدہ محترمہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ مختار دین صاحب سابق صدر لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ حال لاہور ۵ راکتوبر ۱۹۷۵ء صبح ۱۱ بجے بعمر ۷۵ سال وفات پا گئیں۔

انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ نیک۔ دعا گو مہمان نواز۔ متوکلہ اور موصیہ تھیں۔ آپ کا جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ جہاں نماز جنازہ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے پڑھائی۔ آپ کی زندگی مثالی تھی۔ آپ ۱۵ سال تک شہر و ضلع گوجرانوالہ کی صدر رہیں جب بوجہ مجبوری اور بیماری لجنہ کا کام چھوڑ دیا تو انہیں بڑا ہی افسوس ہوا۔ پچھلی دفعہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بھی ان کی صحت خراب تھی تو ڈاکٹروں نے کہا۔ آپ سفر نہ کریں۔ آپ خود بھی بیماری کی حالت میں سفر نہیں کرتی تھیں لیکن کہنے لگیں کہ شاید یہ میرا آخری جلسہ سالانہ ہے۔ میں نے انہیں کہا میں آپ کے ساتھ چلوں گی۔ چنانچہ ہم بذریعہ بس ربوہ پہنچے۔ مرحومہ کی کوئی ایسی خواہش نہیں تھی۔ جو پوری نہ ہوئی ہو یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ جب میری امی جان گوجرانوالہ کی صدر تھیں تو مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی تحریک جدید دفتر جدید کے سلسلہ میں ربوہ کی طرف سے ہمارے گھر تشریف لائے۔ تو مولوی صاحب نے فرمایا کہ میں تو آپ کو مبارکباد دینے آیا ہوں کیونکہ ضلع گوجرانوالہ اور شہر پاکستان کے سب شہروں میں چندوں کے لحاظ سے اول نمبر پر ہے۔ میری امی جان نے کہا کہ مولوی صاحب میری تو اس میں کوئی خوبی نہیں۔ میرا تو صرف اللہ تعالیٰ پر یقین ہے۔ تو مولوی صاحب نے فرمایا کہ آپ کا اللہ تعالیٰ پر جو یقین ہے اس کے نتیجہ میں ہی آپ کا شہر گوجرانوالہ نمبر اول پر ہے ۱۹۷۴ء میں جب ہم لاہور آ گئے تو ان کا دل وہاں نہ لگا۔ اور یہی کہتی رہیں کہ اچھا کریں تو ربوہ میں رہائش اختیار کریں ربوہ رہ کر میں جلسہ اجلاس اور اجتماع میں آسانی سے شریک ہو سکوں گی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ میری امی جان کے درجات بلند کرے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ مجھے سب بھائی بہنوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

ماہانہ رپورٹ کارگزاری انصار اللہ

جن مجالس نے ابھی تک اپنی ماہانہ رپورٹ کارگزاری بابت ماہ شہادت اپریل ۷۶ء دفتر انصار اللہ مرکزیہ کو نہیں بھجوائی وہ مہربانی کر کے اپنی رپورٹ جلد مرکز کو ارسال فرما دیں۔ اور آئندہ کے لئے ایسا انتظام فرما دیں کہ ہر ماہ کی دس تاریخ تک گذشتہ ماہ کی رپورٹ مرکز میں پہنچ جائے۔ جزاکم اللہ
(قائمقام قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

خاکسار کے خسر مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب صدر حلقہ سلطان پورہ لاہور عرصہ ڈیڑھ ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں کمزوری بہت زیادہ ہو چکی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ انکی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرما دیں۔ (انعام احمد لائلپوری)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فوری توجہ کی ضرورت

یکم مئی (ہجرت) سے وقف جدید کے اخراجات کا نیا سال شروع ہو چکا ہے اس سلسلہ میں رقوم کی فوری طور پر ضرورت ہے۔ لہذا امراء و صدر صاحبان اور سیکرٹری صاحبان مال و وقف جدید سے گزارش ہے کہ وہ براہ مہربانی وقف جدید کے چندہ کی جمع شدہ رقوم فوری طور پر مرکز سلسلہ میں بھجوائیں۔ نیز یہ کہ مزید وصولی کی طرف توجہ فرمائی جائے اور اگر وعدہ جات ابھی نہ بھجوائے گئے ہوں تو فوری طور پر بھجوائے جائیں۔ کیونکہ نئے سال کا آغاز ہوئے ۴½ ماہ گزر رہے ہیں۔ گویا سال کا ایک تہائی سے بھی زیادہ حصہ گزر چکا ہے۔ لہذا فوری اور خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔

فجزاهم الله احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقف جدید۔ ربوہ)

ماہنامہ "انصار اللہ"

ماہنامہ انصار اللہ بابت ماہ ہجرت / مئی ۱۳۵۵ ہش / ۱۹۷۶ء مورخہ ۱۲/۵/۷۶ کو سپرد ڈاک کر دیا گیا ہے۔ اس دفعہ ماہنامہ انصار اللہ میں جو مضامین شائع ہوئے ہیں ان کی فہرست حسب ذیل ہے:-

(۱) جو دم غافل سو دم کافر۔
(۲) حدیث الرسول ﷺ — پانچ باتیں۔
(۳) ماریں کھاؤ اور خوش رہو۔
(۴) عَيْنُ الْمَعَارِفِ كُلِّهَا (عربی نظم)
(۵) فدایت جانم اے محمدؐ (فارسی نظم)
(۶) صحابہ رسول ﷺ کا انداز محبت
(۷) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا توکل علی اللہ۔
(۸) تنزانیہ میں تبلیغ اسلام اور جماعت احمدیہ۔
(۹) شذرات۔
(۱۰) رسائل و مسائل۔

مجلس انصار اللہ کی سالانہ رپورٹ کارگزاری ۱۳۵۴ ہش / ۱۹۷۵ء اس دفعہ ماہنامہ انصار اللہ میں بطور ضمیمہ جو سولہ صفحات پر مشتمل ہے شائع کی گئی ہے۔

امید ہے کہ خریداران ماہنامہ "انصار اللہ" کو تین روز تک ماہنامہ انصار اللہ مل جائے گا۔ اگر خدانخواستہ کسی وجہ سے رسالہ نہ مل سکے تو براہ کرم دفتر کو مطلع فرمائیں تاکہ دوبارہ رسالہ بھجوایا جا سکے۔

جنہوں نے ابھی تک رسالہ کی خریداری قبول نہیں فرمائی وہ ۱۰/- روپے بھجوا کر ماہنامہ انصار اللہ کے خریدار بن سکتے ہیں اور اس طرح ماہنامہ کی تربیتی اور علمی خدمات سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

(مینیجر ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ)

اعلان نکاح

خاکسار کے لڑکے عزیزم چوہدری محمد حسین صاحب کا نکاح ہمراہ عزیزہ عابدہ پروین صاحبہ بنت مکرم شیخ امداد حسین صاحب سیالکوٹ شہر مبلغ چار ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم کیپٹن سید محمد احمد شاہ صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر نے مورخہ ۲۰ راپریل کو پڑھا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کیلئے دینی اور دنیوی ترقیات کا باعث بنائے اور ہر لحاظ سے بابرکت کرے آمین

(چوہدری ہدایت اللہ چک ۳۶۷ ج ب جلیانوالہ براستہ گوجرہ ضلع لائل پور)

اعلان برائے درس القرآن کلاس

لڑکیوں کے لئے فضل عمر تعلیم القرآن کلاس ۸ رجولائی سے ۲۹ رجولائی تک تین ہفتوں کے لئے مسجد مبارک میں منعقد ہو رہی ہے۔ جو بچیاں اس میں شمولیت اختیار کرنا چاہتی ہیں وہ ۷ رجولائی کی شام تک پہنچ جائیں۔

تمام لجنات کی صدروں کو چاہیئے کہ وہ اپنی ممبرات کو کلاس میں شمولیت اختیار کرنے کی تحریک کریں۔ کوئی لجنہ ایسی نہ ہو جس کی ممبر اس میں شریک ہونے سے رہ جائے۔ کم از کم مڈل پاس طالبہ اس کلاس میں آسکتی ہے اس سے کم کی نہ آئیں۔ ایک جگہ سے زیادہ آنے کی بجائے ہر شہر سے نمائندگی ہونی چاہیئے۔

طالبات اپنے ہمراہ پلیٹ۔ ایک پرچ پیالی۔ چمچہ اور گلاس لے کر آئیں۔ موسم کے مطابق بستر بھی لائیں۔ بڑی خواتین اگر آئیں تو بچے ساتھ نہ لائیں۔ لڑکیاں بھی اپنے چھوٹے بہن بھائی ساتھ نہ لائیں۔ کسی بچے والی کو قیامگاہ میں رہنے کی اجازت نہ دی جائے گی۔ آتے وقت ماں باپ اس بات کی نگرانی کریں کہ لڑکی اپنا برقعہ ساتھ لا رہی ہے یا نہیں۔

ابھی سے تحریک کر کے زیادہ سے زیادہ کو شامل کریں اور نام پہلے بھجوا دیں تا ان کی رہائش کا تعداد کے مطابق انتظام کیا جا سکے۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اعلان دار القضاء

مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ مشین محلہ ۳ جہلم شہر نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم محمد خان صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۵/۱۵ واقع محلہ دارالیمن مشترکہ طور پر مرزا کرم دین صاحب و محمد خان صاحب مرحوم اور ملک فضل احمد صاحب کے نام الاٹ ہے۔ محمد خان صاحب مرحوم کا حصہ زمین ۵ مرلہ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں۔ (۱) محمد اسلم صاحب (۲) محمد اکرم صاحب (۳) محمد افضل صاحب (۴) محمد ارشد صاحب (۵) محمد امجد صاحب پسران مرحوم (۶) نذیر اختر صاحبہ (۷) نصرت صاحبہ (۹) نسیم اختر صاحبہ دختران مرحوم۔

استدعا ہے کہ پلاٹ ۵/۱۵ دار الیمن میں سے مرحوم کا حصہ زمین مرحوم کے تمام وارثان میں مشترکہ طور پر بحصص شرعیہ منتقل کر دیا جاوے لیکن جو میرا حصہ زمین بنتا ہے وہ محمد افضل صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ عاجز کی اہلیہ صاحبہ مورخہ ۲۹/۴ سے بعارضہ بخار علیل ہیں صحت کافی کمزور ہو چکی ہے۔ علاج جاری ہے۔ جملہ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (فیروز الدین انسپکٹر تحریک جدید ربوہ)

۲۔ میری بچی طاہرہ محمود چند دنوں سے بعارضہ بخار اور کان درد شدید بیمار ہے۔ علاج معالجہ کے باوجود مرض میں کوئی فرق نہیں پڑ رہا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(ڈاکٹر ناصر احمد خان محمود سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک 285/E.B ضلع ساہیوال۔)

۳۔ میری پھوپھی جان ممتاز بیگم صاحبہ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ ان کی کامل صحت اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(حافظ مبارک علی محلہ گڑھا چنیوٹ)

مطب

اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کیلئے ہمارے شفاخانہ اور مطب کی طرف رجوع کریں۔ اوقات صبح ۸ بجے سے ایک بجے تک شام ۴ بجے سے ۸ بجے تک ہیں۔ باہر کے احباب مفصل حالات بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔

حکیم عبد الحمید ابن حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون ۴۸۴

قائدین مجالس تمام اطفال و خدام کو امتحان میں شریک فرمائیں۔ (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احبابِ جماعت کے لئے دُعاؤں اور عبادات کا روحانی پروگرام

ماہِ مئی کے آخری عشرہ میں نفلی روزہ ضرور رکھا جائے

جیسا کہ احباب کو علم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعتِ احمدیہ کے سامنے صد سالہ احمدیہ جوبلی کا عظیم منصوبہ پیش کرتے ہوئے دعاؤں اور عبادات کا ایک خاص روحانی پروگرام بھی بیان فرمایا تھا جس میں روزانہ مختلف اہم دعاؤں، درود شریف، استغفار اور تسبیح و تحمید کے وِرد اور دو نفل روزانہ ادا کرنے کے علاوہ حضور نے یہ بھی ارشاد فرمایا تھا کہ احبابِ جماعت ہر ماہ ایک نفلی روزہ بھی رکھا کریں جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری عشرہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جایا کرے۔

امید ہے کہ احبابِ جماعت اس روحانی پروگرام پر التزام کے ساتھ عمل کر رہے ہوں گے تاہم بطور یاددہانی پھر احباب کو اور احمدی جماعتوں کو اس کی تحریک کی جاتی ہے۔ عہدیدارانِ جماعت کو چاہیئے کہ خطباتِ جمعہ اور دیگر اجتماعی تقاریب میں ضرور اس کی تحریک فرماتے رہیں۔

ماہ مئی کے آخری عشرہ میں روزہ رکھنے کے لئے ابھی سے جماعتوں کو مقامی حالات کے مطابق تاریخ مقرر کر لینی چاہیئے اور پھر مسلسل اس کی تحریک کی جاتی چاہیئے تا کہ کوئی فردِ جماعت بھی ایسا نہ رہے جو نفلی روزہ سے محروم رہے اور اس روحانی پروگرام پر عمل پیرا نہ ہو۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

اشاعتِ اسلام کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی دیرینہ آرزو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"اِس عاجز کا ارادہ ہے کہ اشاعتِ اسلام کے لئے ایک احسن انتظام کیا جائے کہ ممالکِ ہند (برِّصغیر پاک و ہند) میں ہر جگہ ہماری طرف سے واعظ و مناظر مقرر ہوں اور بندگانِ خدا کو دعوتِ حق کریں تا حجّتِ اسلام تمام رُوئے زمین پہ پوری ہو سکے لیکن اس ضعف اور قِلّت کی حالت میں ابھی یہ ارادہ کامل طور پر انجام پذیر نہیں ہو سکتا۔"

(نشانِ آسمانی صفحہ ۱۰۲)

حضور علیہ السلام کی اِس دیرینہ آرزو کی تکمیل حضور علیہ السلام کے ہی پسرِ موعود المصلح الموعود کے دَورِ خلافت میں ہی ہوئی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اگر ہر ایک آدمی میرے بتائے ہوئے چندہ سے دوگنا یعنی بارہ روپے سالانہ دے اور جماعت کے چھ لاکھ افراد چندہ دیں تو بہتّر لاکھ روپے سالانہ آمد ہو جاتی ہے یعنی چھ لاکھ روپے ماہوار۔ اور اس میں ہم دس ہزار مبلّغ رکھ سکتے ہیں۔ اور دس ہزار مبلّغ رکھنے سے ملک کی کوئی جہت ایسی نہیں رہتی جہاں ہماری رُشد و اصلاح کی شاخ نہ ہو۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳ فروری ۱۹۵۸ء)

(ناظم مال وقفِ جدید)

درخواستِ دُعا

مکرم حبیب اللہ خان صاحب کا بیٹا اور محترم خان میر خان صاحب افغان مرحوم کا جوان سال پوتا عزیز مجیب اللہ خان سخت بیمار ہے اور حالت تشویشناک ہے۔ احبابِ جماعت اس کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مکرم شیخ امیر احمد صاحب آف لاہور ابن محترم ڈاکٹر محمد شفیع صاحب صدر جماعت احمدیہ پنڈی بھٹیاں وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم شیخ امیر احمد صاحب ابن محترم ڈاکٹر محمد شفیع صاحب ۹ اور ۱۰ مئی ۱۹۷۶ء کی درمیانی شب کو دل کے شدید دورہ کے بعد اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

۱۰ مئی صبح دس بجے مرحوم کا جنازہ لاہور سے ربوہ لایا گیا۔ ساڑھے گیارہ بجے دوپہر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے احاطہ میں نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد مرحوم کو عام قبرستان میں دفن کیا گیا۔ تدفین کے بعد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔

مرحوم نے اپنے پیچھے اپنی اہلیہ محترمہ احمدی بیگم صاحبہ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ لاہور) کے علاوہ پانچ بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑی ہے۔ ڈاکٹر نصیر احمد شیخ صاحب، شیخ منیر احمد صاحب، شیخ بشیر احمد صاحب، شیخ منصور احمد صاحب اور شیخ اشار احمد صاحب (نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور) ان کے فرزند ہیں۔ بچی کا نام قمر شیریں ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنّت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق دے، اور دین و دُنیا میں ان کا حامی و ناصر اور کفیل ہو۔ خاص طور پر مرحوم کے والد محترم ڈاکٹر محمد شفیع صاحب صدر جماعتِ احمدیہ پنڈی بھٹیاں کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(منور احمد جاوید قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور)

---

۲۷ مئی ——— یومِ خلافت

خلافت احمدیہ کا قیام ۲۷ (مئی) ہجرت کو عمل میں آیا تھا۔ تمام جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سالہائے گذشتہ کی طرح امسال بھی ۲۷ مئی کو یومِ خلافت کے جلسے منعقد کئے جائیں جن میں احباب جماعت کو خلافت کی اہمیت اور اس کی برکات سے آگاہ کیا جائے۔ بعد ازاں اس بارے میں مفصل رپورٹ نظارت ہذا کو بھجوائی جائے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

خطبہ جمعہ کا ملخص

(بقیہ صفحہ اوّل)

کر رہے ہیں۔

آخر میں حضور نے فرمایا گو دُنیا پہلے سے بھی زیادہ ہماری جماعت کو بُرا بھلا کہہ رہی ہے اور اسے بدنام کرنے کی کوشش کر رہی ہے مگر اللہ تعالیٰ بھی پہلے سے کہیں بڑھ کر اپنے فضل ہم پر نازل کر رہا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں جس راہ پر چلایا ہے یعنی شاہراہِ غلبۂ اسلام پر اس میں ہماری ہر حرکت ہمیشہ تیز سے تیز تر ہوتی چلی جائے۔ ہم بیدار اور چوکس رہ کر فراست کے ساتھ اور منافقین (جو الٰہی سلسلوں میں ضرور موجود ہوتے ہیں) کے پھیلائے ہوئے وساوس سے بچتے ہوئے آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں تا کہ وہ دن ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں جبکہ دُنیا کا ہر دِل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی پر گواہی دے اور ہر گھر پر اسلام کا جھنڈا لہراتا ہوا نظر آئے اور نوعِ انسان کو امن و آشتی کی زندگی میسّر آ جائے۔ آمین

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴